قارئین کے خطوط

افکار و تاثرات

- قرآن اور سائنسی تحقیقات
- معاشی مسائل

قرآن کا کوئی مفہوم سائنس پر موقوف نہیں | ماہ ربیع الاول کے پرچہ میں ایک مقالہ "ایک زمینی نشان" محررہ مولانا شہاب الدین بنگلوری نظر سے گذرا۔ اس مضمون کے بعض اجزاء سے یہ مفہوم ہوتا ہے۔ "کہ حق تعالیٰ کے قول زوج کریم یا اس قسم کے دوسرے نصوص مثلاً ومن کل شئی خلقنا زوجین اثنین۔ کا اصلی مفہوم سائنسی تحقیقات کے بعد معلوم ہوا۔ اور اس سے قبل ان آیات کا جو مفہوم سمجھا جاتا تھا "ہر قسم کی عمدہ چیزیں" ہر قسم کے اچھے نباتات" یہ مفہوم مجازی تھا۔ چنانچہ ص۵ پر لکھتے ہیں۔ مگر علم نباتات کی ترقی کی بدولت اس کا اصلی مفہوم اب واضح ہوسکا ہے۔ یعنی ہر قسم کے نر و مادہ" انتہی۔

مضمون نگار کا یہ دعوٰی بندہ کے ناقص خیال میں محل نظر ہے۔ اس لئے کہ قرآن پاک محاورات عرب، عرف عام اور لوگوں کے متعارف اور متفاہم معانی کے مطابق نازل ہوا۔ قرآن پاک کا اصلی مفہوم وہی ہوگا جو فلسفیانہ تحقیق یا سائنسی انکشافات سے قطع نظر ایک خالی الذہن اور صحیح العقل آدمی کے ذہن میں متبادلاً آتا ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ قرآن کے مخاطبین صرف فلاسفہ، مناطقہ اور سائنسدان نہیں بلکہ اکثر ایسے لوگ ہیں جنکو ان علوم وفنون سے دور کا علاقہ بھی نہیں ہوتا۔ اگر قرآن پاک کے اصلی مفہوم کو سمجھنے کیلئے کوئی سائنسی تحقیق اور اسکا سمجھنا موقوف علیہ ہو۔ تو لازم آئے گا کہ قرآن پاک کے اولین مخاطبین اصلی مفہوم سے ناواقف رہے ہوں۔ بلکہ سائنسی تحقیق سے قبل کے جملہ مفسرین، محدثین اور علماء امت اصلی مفہوم نہ سمجھ سکے۔ اور مجازی اور ثانوی مفہوم کو اصلی مفہوم سمجھنے کی خوش فہمی میں مبتلا رہے۔ قرآن پاک نے اسی عمومی خطاب کے پیش نظر دقیق وعمیق دلائل ذکر کرنے کی بجائے دلائل آفاقی و انفسی ذکر فرماتے ہیں کیونکہ اس قسم کے دلائل ہر جاہل گنوار کی سمجھ میں بھی آسکتے ہیں۔ اور قرآن پاک کے آسان ہونے کی جو تصریح حق تعالیٰ نے اپنے قول و لقد یسرنا القرآن للذکر میں فرمائی ہے اس کا یہی مطلب ہے۔ علاوہ ازیں ان سائنسی تحقیقات کو ثبات و دوام نہیں ہوتا۔ سائنسدانوں